سفرِ اسکندریہ......اور لاہوت میں دعوتِ حوت.......

(گزشتہ سے پیوستہ)

مرا زندہ پندار چوں خویشتن
من آیم بجاں گر تو آئی بتن

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف (گنبد) کے اندر چاروں طرف قصیدہ بردہ لکھا ہوا ہے۔ ابھی ہم فاتحہ و دعاء سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ ایک صاحب نے آ کر ہمارے کان میں کہا۔ **تفضل الی الغداء** ۔کھانے کے لئے تشریف لے چلیں ۔کوئی اجنبی شخص، اجنبی سی آواز......ہم نے سر اوپر کر کے دیکھا تو انہوں نے مسکرا کر پھر کہا......**تفضل الی الغداء...... الغداء جاهز** ......(کھانا تیار ہے)۔ ہم مسافر تھے اور کھانے کا وقت بھی تھا چنانچہ ہم نے اسے حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت سمجھ کر قبول کر لیا اور لنگر خانہ پہنچے، وہاں موجودہ درویشوں نے ہماری درویشانہ آؤ بھگت کی، لنگر کیا تھا پلاؤ نما چاول اور اس کے ساتھ کچھ روٹیاں اور سالن ۔مگر سب مصری اسٹائل کا۔ چاول موٹے موٹے، اور سالن میں گوشت کے ٹکڑے بڑے بڑے، شوربا وافر مقدار میں ۔مرچیں مفقود، کسی قدر کھٹا س شامل طعام نہ ہوتی تو کھانا مشکل ہو جاتا ایک ایک تھال پر چار چار پانچ پانچ لوگ کھانے والے، ایک بڑا سا پیالہ پانی کا جس سے منہ لگا کر ہر شخص بسہولت پانی پی رہا تھا۔ ازاں بعد چائے (سبز) پیش کی گئی۔ الحمد للہ مسافرت میں بلا معاوضہ و بلا تکلیف ایسا کھانا میسر آ جانا ایک بڑی نعمت سے کم نہ تھا، یہاں یہ بھی اندازہ ہوا کہ پاکستان کے علاوہ بھی مزارات اولیاء پر لنگر کا نظام ہے۔ یہ کوئی بریلویوں کا خاصہ نہیں۔ یہاں تو لوگ شافعی زیادہ ہیں حنفی بھی نہیں ۔مگر لنگر جاری ہے۔ غالبًا یہ ان اسلامی ثقافتی اقدار کا حصہ ہے۔ جو مصر و شام ہی نہیں دنیا کے سبھی اسلامی ملکوں میں رائج ہیں۔

ہم کچھ دیر دیگر زائرین کے ساتھ مصروف گفتگو رہے، کوئی مصر کے شمالی علاقہ سے آیا ہے تو کوئی جنوب سے کسی کا تعلق صعید مصر سے ہے تو کوئی بور سودان کا رہنے والا ہے بعض لوگ سویز کے قریب کے اور بعض سیناء (صحرائے سینا) کے علاقے کے بھی ملے۔ مصریوں کے مزاج ہم پاکستانیوں سے بہت حد تک ملتے جلتے ہیں، ان کے دیہاتی ہمارے دیہاتیوں کی طرح اور شہری ہمارے شہریوں کی طرح ہیں۔

☆......پس از مَن گو جہان را آب گیرد......☆

اگر چہ بعض صفات میں ہم میں اوران میں تفاوت بھی ہے۔ یہاں دعاء وفاتحہ ولنگر کے بعد شہر میں موجود دیگر معروف مقامات کا رخ کیا۔ چونکہ شہر سے ناواقفیت تھی اس لئے ایک ٹیکسی والے کی خدمات حاصل کیں اوراس سے طے کیا کہ وہ شہر کے معروف علمی، روحانی اور ثقافتی مراکز ومقامات پر لے جائے تو اسے یوم کامل (دن بھر) کا محنتانہ دیا جائے گا جبکہ باقی صرف نصف دن تھا۔ چنانچہ وہ ہمیں حضرت سیدی جابر انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار پر لے گیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ الانصاری صحابی کا یہ مزار نہیں ان کا مزار تو جنت البقیع میں مدینہ طیبہ میں ہے یہ کوئی دوسرے بزرگ ہیں جن کے بارے میں یہاں کوئی تحریر نہیں مل سکی۔ ہم نے فاتحہ پڑھی اورمزار کے احاطہ سے باہر آرہے تھے کہ ایک نوجوان نے آگے بڑھ کر ہمارے ہاتھ پر شیرینی کا ایک ٹکڑا رکھ دیا، ہم نے پوچھا بھئی یہ کیا ہے؟ اورآپ کون ہیں، کہا میں اسکندرانی ہوں، اسی شہر کا رہنے والا ہوں، قاہرہ میں جامعہ ازہر میں پڑھتا ہوں اورمیرا نام شعبان ہے۔ میرا شعبہ اصول الدین ہے، کہا ہمارے ہاں اللہ کے فضل سے بیٹا پیدا ہوا ہے ہم اس خوشی میں یہاں مٹھائی بانٹنے آئے ہیں۔ میں نے کہا بیٹا تو اللہ نے دیا ہے اوراللہ ہر جگہ ہے، مٹھائی یہاں بانٹنے کی کوئی خاص وجہ؟ کہا ہاں ایک تو یہ کہ بیٹا اللہ نے دیا ہے اور یہ اللہ والے ہیں، اوردوسرے یہ کہ یہاں اکثر اللہ والے (دراویش) آتے رہتے ہیں، ہم نے یہیں آکر ایک روز اللہ سے دعاء مانگی تھی کہ ہم اولاد سے محروم ہیں، اللہ نے اس مقام پر ہماری دعاء قبول کرلی، اورتم نے قرآن میں نہیں پڑھا:

هنالك دعاء زكريا ربه...... قال رب هب لى من لدنك ذرية طيبة انك سميع الدعاء......

ہم نے کہا اس کا کیا مطلب ہے۔ کہا اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے حضرت مریم کے مقام پر دعاء کی تھی جو قبول ہوئی۔ اورمریم اللہ والی تھیں، چنانچہ اللہ والوں کے پاس دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ہم نے نوجوان کی بات سن لی اور بے ساختہ ہماری زبان سے نکلا کیا تم شیعہ ہو یا بریلوی ہو؟ اس نے کہا **فهمت الشيعه لكن ايش معنى البريلوى؟** شیعہ تو میں سمجھ گیا لیکن یہ بریلوی کے کیا معنی ہوتے ہیں؟ ہم نے کہا ہمارے ہاں بریلوی ایک مکتب فکر ہے، اور عام طور پر شیعہ اور بریلوی لوگ مزارات پر جا کر دعائیں کرتے ہیں اس نے کہا **لا يا شيخ انا لا اعرف البريلوى انا مسلم، مسلم، احب الصالحين......** نوجوان کو ہماری بات کچھ ناگوار سی گزری مگر ہم نے بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا...... اس کا کیا مطلب ہے **هنالك دعاء زكريا...... ايش معنى هنالك** ......اس نے کہا **اشارة الى**

☆ **اذا يئس الانسان طال لسانه**..... کسنور مغلوب یصول علی الکلب ☆

المکان الذی دعافیه سیدنا زکریا علیه السلام ......ہم نے کہا اس سے مراد مکان نہیں زمان ہے یعنی ایک خاص موقع پر انہوں نے دعاء کی جو قبول ہوئی، اس نے کہا تفسیر کبیر میں دیکھنا امام فخر الدین الشافعی نے کیا لکھا ہے۔ ہم نے نوجوان سے اور بھی بہت سی باتیں کیں اور اس کے دل میں ہماری بات سے پیدا ہونے والی چبھن کو دور کرنے کی کوشش کی۔ اسی اثناء میں اس کی اہلیہ یہ کہتی ہوئی آ گئیں......**یلا یا شعبان احن تاخرنا کتیر**...... (چلو شعبان ہمیں بہت دیر ہو رہی ہے) ہم نے کہا......ایواہ...... **تفضل یا شعبان حتی یاتی الرمضان** ......بالکل ٹھیک ہے شعبان صاحب آپ جائیں تاکہ رمضان آ سکے۔ اس بات سے وہ دونوں بہت محظوظ ہوئے۔ اور اپنے نومولود کو چومتے چاٹتے ہوئے چلے گئے۔ مگر ہمارے ذہن میں ایک سوال چھوڑ گئے کہ......ھنا لک سے مراد مکان ہے یا زمان......رات کو ہم نے اپنے میزبان محترم کی ذاتی لائبریری سے تفسیر کبیر نکالی اس کی آٹھویں جلد میں اس آیت کریمہ کے مفہوم میں لکھا تھا:

......(**هنالك دعا زكريا ربه) ان حملنا ه على المكان فهو جائز، اى فى ذلك المكان الذى كان قاعدا فيه عند مريم عليها السلام**...... **وان حملناه على الزمان فهو جائز**......

(تفسیر کبیر للامام فخر الدین الرازی)

یعنی اگر اس سے مراد مقام لیں تو بھی ٹھیک ہے کہ وہ (حجرہ) جگہ جہاں وہ (زکریا علیہ السلام) حضرت مریمؑ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور اگر وہ وقت مراد لیں جس وقت وہ وہاں تھے تو یہ بھی ٹھیک ہے......

گویا مقامات اولیاء پر اللہ سے دعاء مانگنے کا رواج صرف ہند و پاک کا نہیں عرب و عجم میں ہر جگہ یہ رواج ہے۔ اور رواج بھی کچھ نیا نہیں حضرت زکریا علیہ السلام کے دور سے اور ان سے بھی پہلے سے چلا آتا ہے۔

یہاں سے فارغ ہو کر ہم نے چند اور مقامات کی اردو والی زیارت کی اور کچھ کی عربی والی......

اس لئے کہ عربی میں وزٹ کے لئے زیارت کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور اردو میں زیارت سے مراد وزٹ صرف اہل علم کے ہاں معروف ہے عام لوگوں کے ہاں زیارت کسی بزرگ کو دیکھنے یا کسی بزرگ کے مزار کو دیکھنے کے معنوں میں مستعمل ہے......اسکندریہ ایک خوبصورت شہر ہے اور اسے صحیح طور پر دیکھنے کے لئے زیادہ وقت کی ضرورت ہے اور ہمیں شام سے پہلے پہلے قاہرہ بھی جانا ہے۔ ورنہ تاخیر کی صورت میں قہرِ میزبان کے سامنے کا خطرۂ قاہرہ موجود ہے۔ عجلت میں اسکندریہ کی سیر نامکمل ہی رہی۔ اور ہم ریلوے اسٹیشن آ گئے یہاں سے پھر ٹرین لی اور واپس قاہرہ آ کر اپنے میزبان محترم کو جب یہ بتایا کہ آج اسکندریہ

بھی دیکھ لیا۔تو کہنے لگے،

لایمکن، ما رایت الاسکندریه بل ربما رایت شطرها...... لان الاسکندریه واسعة ولا یمکن زیارتها فی هذه المدة القلیلة......

رات کو ہماری دعوت ایک ازہری استاذ/اسکالر کے گھر پر ہونی تھی جو جامعہ الازہر کے نائب شیخ الازہر ہیں ان کا منصب وکیل الازہر کا ہے اور وہ ہیں جناب ڈاکٹر رؤف شلبی صاحب! عشاء بعد گاڑی آ گئی ہمارے لئے بڑے اعزاز کی بات تھی کہ وکیل الازہر کی گاڑی میں ہم دعوت میں جارہے تھے۔ یہ اعزار دراصل تو ہمارے استاذ محترم کا تھا مگر انہوں نے ہمیں بھی اس میں شریک کر کے معززین میں شامل کردیا۔گاڑی دیر تک سڑک پر دوڑتی رہی۔تا آنکہ یوں محسوس ہوا جیسے شہر سے باہر نکل رہی ہو۔ اور جہاں جا کر اس نے دم لیا وہ کوئی گھر نہ تھا۔نہ وکیل الازہر کا، نہ شیخ الازہر کا...... بلکہ وہ تو ایسا لگتا تھا جیسے کوئی لاہوت لامکاں ہو۔ایک خیمہ نما موٹل صحرائی سیاحتی مقام پر۔ جہاں پہلے ہی سے علماء کی ایک بڑی تعداد خیمہ زن وقہقہ زن تھی۔اس عجیب سی جگہ پر روشنیاں بھی عجیب عجیب سی تھیں جن میں ہم خود کو خلائی مخلوق لگنے لگے تھے۔چند ہی لمحوں بعد تلاوت کلام حکیم سے ایک ازہری استاذ نے سماں باندھ دیا۔

پھر کھانا شروع ہوا۔یہ ایک بڑی پر تکلف حوتی دعوت تھی جس میں ازہری اساتذہ کی ایک بہت بڑی تعداد شریک تھی۔تازہ دم مچھلی جو اسی وقت کوئلوں پر بھونی جارہی تھی۔ان بڑی بڑی مچھلیوں کو بھون کر بڑی بڑی ٹرےاوں میں رکھ کر مہمانوں کے سامنے رکھا جاتا تھا۔ہمارے سامنے ٹرے آئی تو اس میں موجود بھنی ہوئی مچھلیوں کو دیکھ کر ہمیں مصر موسیٰ میں حوتِ موسیٰ یاد آ گئی۔

فلما بلغا مجمع بینهما نسیا حوتهما...... قال اریت اذ اوینا الی الصخرة فانی نسیت الحوت وما انسانیه الا الشیطان ان اذکره واتخذ سبیله فی البحر عجبا......

بعد نمازِ عشاء جس خیمہ میں یہ گرینڈ محفل عشاء بجی تھی، اس کا نام ہم نے اس موٹل کے ایک خادم سے پوچھا تو اس نے کہا...... بیت الحوت......ہم نے کہا واہ سبحان اللہ! بیت العنکبوت کے بعد آج ہم نے بیت الحوت بھی دیکھ لیا۔**وهنالك دعینا، رب قد رزقتنی زیارة حرمك وحرم حبیبك مرارا، ربنا وفقنا، وارزقنا زیارة بیت اللحم وبیت المقدس** ......وہیں ہم نے اللہ سے دعاء کی کہ مولائے کریم تو نے اپنے فضل سے متعدد بار بیت اللہ کی زیارت کی توفیق بخشی، مدینۃ الرسول بھی دکھایا اب کبھی بیت اللحم اور بیت المقدس بھی دکھادے......(آمین) (سفر جاری ہے......)

☆......نبینی کہ چون گربہ عاجز شود ☆☆☆ برآرد بہ چنگال چشم پلنگ......☆